رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
سبھروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — فَبُشِّرْنَاهُ بِاسْمِهِ الْمُحْمَدِيِّ الْإِعَادِيِّ

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
پیرو مینیجر
عاجز
قائم علی

فاروق

جلد ۲ — یوم چہارشنبہ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۶ء — نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تختگاہ رسول

ایوان خلافت

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ نزلہ علیل ہی بعض اوقات حرارت بھی ہو جاتی ہی مگر باینہمہ حضور بنجگانہ نمازیں خدام کو پڑھاتے ہیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ شافی حقیقی ہمارے پیارے امام ابن المسیح والمہدی کو ہمہ نوع اپنی باران رحمت سے شاداب و تندرست رکھے آمین

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیریت سے ہیں

نواب صاحب

عالیجناب خانصاحب محمد علیخان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لاکر صدر انجمن کی سکرٹری شپ کا کام حسب دستور بڑی سرگرمی سے انجام دے رہے ہیں صدر انجمن کے مستقل سکرٹری جو ممدوح ہیں جنکے مالیر کوٹلہ تشریف لیجانے پر مختلف بزرگ اس عہدہ کو سرانجام دیا کرتے ہیں چنانچہ سال رواں میں کبھی ماسٹر شیر علی صاحب اور کبھی مفتی محمد صادق صاحب اور کبھی میر محمد اسحٰق صاحب بھی اس کرسی پر رونق افروز رہے ہیں۔

سالانہ جلسہ

گذشتہ فاروق میں ٹائٹل کے حاشیہ پر درج کر دیا تھا کہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہوگا احباب کو چاہئے کہ ان تاریخوں سے قبل دار الامان میں پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ شروع سے شمول جلسہ کا ثواب حاصل کر سکیں۔ اسکے اہتمام میں صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب بہمہ تن شب و روز مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہمت میں برکت دے اسکے متعلق ہمیں کوئی مزید اطلاع کسی قسم کی جو احباب تک پہنچانی ہو نہیں ملی اسلئے ہم اس سے زیادہ کچھ عرض نہیں کر سکتے تاریخوں کا حال ہی ہمیں میاں شریف احمد صاحب سے معلوم ہو گیا تھا ورنہ صدر انجمن یا کمیٹی کی طرف سے اسکی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

گرانی اشیاء

آجکل احمدیہ بازار میں گرانی اشیاء کا زیادہ چرچا ہو گو یہ گرانی عالمگیر ہے مگر قادیان کے احمدی دوکاندار اپنی ناتجربہ کاری سے یا نادانستگی نرخ کے باعث گراں شدہ یا غیر گراں شدہ اشیاء میں کوئی فرق نہیں کرتے بعض ایسی چیز گراں کر دیتے ہیں جو بالکل نہ ہونی چاہئے اور وہ گراں ہوتی ہی نہیں یہ طریق ٹھیک نہیں اول تو بعض چیزیں ضروری کبھی کئی کئی دن تک میسر نہیں آتیں اور جب کوئی دوکاندار اس ختم شدہ مگر عام گاہکی کی شے کو منگا لیتا ہی تو پھر اسکو زیادہ منافع پر فروخت کرنا چاہتا ہے روئی کی اسقدر تکلیف ہے کہ لحاف و رضائی سلی سلائی دھری ہیں روئی ندارد نہ اسکا کوئی انتظام۔ ایسا ہی گھی لکڑی تیل روشنی وغیرہ اشیاء کمیاب ہیں افسوس کہ احمدیہ سٹور نے بھی اسطرف توجہ نہیں کی اور نہ اب تک ہمیں یہ جواب ملا کہ سٹور مذکور نے بیکم نومبر سے کن اشیاء کا کہاں پر اور کیا انتظام شروع کیا ہے اور کتنا روپیہ اسوقت تک اسمیں فروخت ہو کر وصول ہوا ہی بہرحال ہمارے بازار کا انتظام دوکاندار ان کی مرضی پر ہی نہ ہونا چاہئے کچھ حقوق خریداران کے بھی ملحوظ رہیں تو بہتر ہوگا یہ بھی ایک سخت قابل اعتراض امر ہے کہ سڑی گلی اشیاء ناقص و نخالص چیزیں پہلے اور بیمار جانوروں کا گوشت سستا مرگ بکتا ہے مگر دور اندیشی اسکی دیکھ بھال نہیں کیجاتی ایکدفعہ احمدیہ بازار میں سڑے ہوئے امرود

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں اہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب کاتب ایم قائم علی نے چھپوا کر شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

بنگال میں نظر بندیاں

۱۱ دسمبر کو ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال نے کلکتہ میں منعقد شدہ ایک دربار میں قانون تحفظ ہند اور بنگال میں نظر بندیوں کے معاملہ پر جس کے متعلق کہ ہندوستانی ممبر کونسل نے اخیر اجلاس میں ایک ڈیپوٹیشن سے آپ نے گذشتہ ہفتہ کے روز پرائیویٹ طور پر ملاقات کی تھی ایک تقریر کی۔ اپنی تقریر کے شروع میں آپ نے امید ظاہر کی ہے کہ جنگ کا ایک پائیدار نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ باہمی عزت اور دوستی میں ترقی ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ قانون تحفظ ہند بنگال میں ان لوگوں کے خلاف استعمال کئے جانیکے لئے ارادتاً بنایا گیا تھا جو جان بوجھکر غیر ملکی دشمنوں کو مدد دیتے ہیں۔ اگر لوگوں کے اس جرم کی وسعت کے متعلق علم ہوتا تو وہ اسے مغلوب کرنے میں بڑی خوشی سے مدد دیتے گورنر اور اسکے ساتھیوں کو یقین ہے کہ بنگال میں مجرمانہ ذرائع سے گورنمنٹ کو تہ و بالا کرنے یا کمزور کرنے کیلئے ایک وسیع طور پر پھیلی ہوئی اور باقاعدہ سازش موجود ہے گورنمنٹ کی صورت کو تبدیل کرنے کے لئے کسی قانونی کارروائی پر کوئی گورنمنٹ اعتراض نہیں کر سکتی۔ لیکن کوئی گورنمنٹ بھی خواہ وہ گورنمنٹ برطانیہ ہو۔ یا کوئی اور جرائم کو برداشت نہیں کر سکتی ازاں بعد گورنر صاحب نے سازش کنندگان کی مختلف اقسام کا حال بیان کیا۔ سازش کرنے والے زیادہ تر نوجوان اشخاص اور طلباء ہیں جنہیں ریکروٹ بھرتی کیا جاتا ہے موخر الذکر اکثر اوقات سکول ماسٹر ہوتے ہیں جو ملکوں کی نظرت کے شریف ترین حصہ کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

عوام اس سے بہتر اپنے ملک کی کوئی زیادہ خدمت نہیں کر سکتے کہ ان سوسائٹیوں کو اس طرح استعمال کئے جانے سے روکیں ازاں بعد گورنر صاحب نے اس دلیل پر سازشیوں کے خلاف مقدمات پر بحث کی آپ نے فرمایا کہ ایسا کرنیمیں بہت طویل عرصہ لگیگا اور اس سے پہلے مقدمات بنائے جانے ممکن ہیں کیونکہ اگرچہ شہادت کافی سے زیادہ موجود ہے لیکن وہ قاعدہ اور قانون کے مطابق نہیں ہے زیادہ تر شہادت ایسے اشخاص سے حاصل کی گئی ہے کہ اگر منکشف کر دیا جائے تو ان کی جانیں خطرے میں پڑ جائینگی۔

ہز ایکسیلنسی نے قانون تحفظ ہند کی تعریف کی اور فرمایا کہ اسی کے ذریعہ ہمیں جرائم کا علم حاصل ہوا ہے اور ہم نے انہیں روکا ہے بطور قانون حفظ ماتقدم کے کامیاب ثابت ہوا ہے اور آنحضور نے فرمایا کہ میں یہ یقین نہیں کرتا کہ اسکا سختی یا کمزوری سے استعمال کیا گیا ہے

یونین سٹیم پریس کی ضمانت کیوں داخل ہوئی

اگرچہ دونوں یونین سٹیم پریس سے بھی ضمانت طلب کی گئی تھی اب ایک لوکل ہمعصر لکھتا ہے کہ مالکان پریس مذکور نے ضمانت داخل کر دی ہے اور یہ کہ یہ ضمانت دیوسماجیوں کے ایک ٹریکٹ کے باعث نہیں ہوئی تھی بلکہ اسلئے لی گئی ہے کہ اس پریس میں اخبار العصر چھپتا ہے

جیل میں قیدیوں کے ساتھ سلوک

۱۲ دسمبر کو صوبجات متحدہ کی لیجس کونسل کے اجلاس میں آنریبل مسٹر رضا علی نے سفارش کی کہ جیل کے حالات زندگی ایسے طریق پر بہتر بنائے جانے چاہئیں کہ ان قیدیوں کے لئے جن کے جرائم اخلاقی انتہائی گراوٹ سے مشتمل نہیں ہیں رہنے کی جگہیں علیحدہ مہیا کی جانی چاہئیں تاکہ وہ عادی اور غیر پسندیدہ مجرموں کی صحبت میں رہ سکیں۔ آنریبل کرنل سی میگیگرٹ نے کہا کہ بیشتر ازیں انتظامات کئے گئے ہیں کہ ایسے قیدی جو پہلی دفعہ جرم کے مرتکب ہوئے ہیں عادی مجرموں سے علیحدہ رکھے جائیں اور جو کچھ موجودہ سرمایہ کے ساتھ ہو سکتا ہے کیا گیا ہے آنریبل مسٹر ایس۔ پی اوڈانسل صاحب نے فرمایا کہ گورنمنٹ کو ریزولیوشن کی سپرٹ کے ساتھ اتفاق ہے آخر ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کیا گیا۔

اخباروں کی قیمت میں اضافہ

برطانیہ کے اخبارات نے کچھ عرصہ قبل اپنے صفحات گھٹا کر جو کفایت نکالی تھی اس سے بھی ان کی مشکل حل نہ ہو سکی اور آخر کار ایک تازہ برقی اطلاع کے بموجب تمام اخبارات نے اپنے پرچوں کی قیمت بقدر نصف پینی کے بڑھا دی گویا انگلستان میں اب کوئی روزانہ اخبار ایک پینی فی پرچہ سے کم قیمت پر نہ بکیگا اور جنکی قیمتیں پہلے ہی سے ایک پینی ڈیڑھ پینی یا دو پینی تھیں وہ اب ڈیڑھ دو اور ڈھائی پینی کو ملیں گی یہ بتانا کی ضرورت نہیں کہ برطانیہ کے اخبارات بہت بڑی بڑی اشاعتیں پندرہ لاکھ سے لیکر دو ڈھائی لاکھ پرچے روزانہ تک رکھتے ہیں اور بعض اخبارات مثلاً ٹائمس ڈیلی میل۔ ڈیلی اکسپریس۔ ڈیلی ایکسپریس اور مارننگ پوسٹ کی آمدنیاں تو ہندوستان کی بعض بڑی بڑی ریاستوں کے برابر پائی جاتی ہیں مگر اتنے وسیع ذرائع کے باوجود وہ کاغذ کی گرانی کا زیادہ عرصہ تک مقابلہ نہ کر سکے اور کچھ صفحات گھٹانے کے باوجود قیمت بڑھانے پر بھی مجبور ہو گئے پھر بیچارے ہندوستان کے اردو اخبارات کا تو کیا پوچھنا جنکی اشاعتیں بہت محدود ہیں اور خدا جانے کن کن وسائل سے وہ پرچہ کا خرچ پورا کرتے ہیں!۔

باغبان کا دعوٰی

ایک انگلستانی مالی نے دوکنگ میں منشی صدر الدین صاحب پر دعوٰی کیا ہے کہ میں موصوف کے حکم سے کام کر رہا تھا اسی اثنا میں مجھے سخت نقصان پہنچا ہے اسلئے میں اس نقصان کا تاوان امام مسجد صاحب سے چاہتا ہوں جج صاحب نے یہ حکم سنا دیا ہے کہ مولوی صاحب فی ہفتہ ایک پنی ادا کیا کریں۔

ٹرکی میں تعلیم انجیل

برٹش اور بیرونجات کی انجیل سوسائٹی کے ایجنٹ ریورنڈ ٹی۔ آر باکسن قسطنطنیہ سے لکھتے ہیں کہ اشاعت انجیل کا کام ٹرکی اور بلغاریہ میں آہستہ آہستہ ہو رہا ہے اور نتائج بھی حوصلہ افزا ہیں باوجود اس تلاطم کے ہمارے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کی گئی ہے مسلمان اس تبلیغی کوشش پر نظر کر کے اپنی ذمہ داری سمجھیں

نئی گورنمنٹ بن گئی

لنڈن ۱۰ دسمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نئی گورنمنٹ وار (جنگی) کیبنٹ حسب ذیل ہوگی۔ مسٹر لائڈ جارج۔ لارڈ کرزن۔ کونسل کے لارڈ پریزیڈنٹ اور ہوس آف لارڈز کے لیڈر ہونگے مسٹر بیڈرلین اور لارڈ ملنر دونوں بغیر کسی عہدہ کے جارج کے ہونگے۔

مسٹر بونر لا۔ چانسلر آف ایکسچیکر اور ہوس آف کامنز کے لیڈر ہونگے اور ممبر بھی ہوں گے اور توقع کیجاتی ہے کہ آپ باقاعدہ طور پر اجلاسوں میں شامل ہوا کرینگے۔

حیدر آباد میں پانی کا قحط

مشین کی خرابی کی وجہ سے حیدر آباد کے انتظام آبرسانی میں سخت خلل واقع ہو گیا تھا۔ اور اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ تین دن تک پانی کی فراہمی غیر ممکن ہے تمام لوگوں نے پرانا طریقہ گھڑے اور مشکوں سے پانی کھینچنے کا نکالا چونکہ سال سے بند تھا کنوؤں پر آدمیوں کا اسقدر ہجوم تھا۔ کہ بہت سے غریبوں کو پانی بالکل نہ مل سکا اور وہ کھانا نہ پکا سکے اکثر جگہوں پر چار چار آنہ فی گھڑا پانی فروخت ہوا۔ ایسے ایسے واقعات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انسان کی ضروریات کتنی سستی کر کے قلیل الاہمیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق قادیان

مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۶ء

حضرت اقدسؑ کی وحی مقدم ہے یا حدیث

نمبر ۱

آجکل معاندین خلافت راشدہ و منکرین رسالت حقہ و مکذبین نبوت احمدیہ کی طرف سے اس سوال پر بھی بہت زور دیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی سے حدیث مقدم ہے اور اس پر بعض مدعیان علم نے اپنی حواس باختگی کا یہانتک جلی طور پر ثبوت دیدیا ہے کہ حدیث ضعیف کو بھی حکم عدل ربانی مسیح و مہدی قادیانی صلوٰۃ اللہ علیہ کے الہامات سے مقدم مانا ہے اسلئے خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے ہم ان سب جھوٹے مدعیان احمدیت کے سامنے اسپر مفصل بحث کرکے بتاتے ہیں کہ ان کا یہ اعتقاد کہ یقینی وحی الٰہی پر ظنی احادیث کو مقدم سمجھنا الحاد و سفط و جہالت و ضلالت ہے جیساکہ آگے چل کر معلوم ہو جائے گا پہلے ہم ان مدعیان علم اور ایسے ہی مخبوط الحواس نام کے احمدیوں سے جنکا مندرجہ بالا عقیدہ ہے چند سوال کرتے ہیں جن کے ذریعہ انکی اندرونی خباثت کا پتہ لگجائیگا۔ وہو ہذا

چند سوالات معاندین خلافت و دشمنان نبوت بتائیں کہ جس صورت میں تمہارا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس ؑ کی وحی سے حدیث مقدم ہے تو ایسی صورت میں جبکہ حکم ربانی کی وحی آسمانی اور حدیث میں تم کو تناقض نظر آوے تو تم اسوقت کیا کروگے۔

(۱) آیا یہ سمجھوگے کہ وحی و حدیث میں دراصل کوئی تناقض نہیں صرف فہم کا قصور ہے۔

(۲) یا یہ کہ دونوں میں حقیقتاً اختلاف ہے

اگر پہلی صورت ہو تو پھر حدیث کا وحی سے مقدم ہونا کیسا جبکہ تناقض ہی نہیں اور دونوں صحیح ہیں تو پھر ایک کو دوسرے پر مقدم کرنے کے کیا معنی ہے کیونکہ دونوں درست ہیں صرف فہم کی غلطی ہے۔

اور اگر دوسری شق اختیار کرو کہ وحی و حدیث واقعہ میں متناقض ہو سکتی ہیں تو اس صورت میں دو مختلف و متناقض قولوں میں سے صرف ایک ہی سچا ہو سکتا ہے نہ کہ دونوں سچے ہوں اب بتاؤ کہ درصورت تناقض کونسا کلام سچا ہوگا۔ حکم ربانی کی وحی یا حدیث؟ اگر کہو کہ حدیث سچی ہوگی تو حضرت صاحب کی وحی کے متعلق مندرجہ ذیل صورتوں سے کونسی صورت قبول کروگے اور ان تین صورتوں سے علاوہ چوتھی کوئی صورت ہو نہیں سکتی

(الف) یہ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی وحی واقعہ میں خدا کا کلام ہو

(ب) یا یہ کہ وہ مرزا صاحبؑ (معاذ اللہ) افترا ہو

(ج) یا یہ کہ خدا کا کلام نہ مرزا صاحب کا افترا، بلکہ شیطانی الہام ہو۔

اگر ان تین صورتوں میں سے پہلی صورت پر حضرت مسیح موعود ؑ کے الہامات کو تم تسلیم کرتے ہوئے پھر کسی حدیث کو اگر اس سے متناقض پاکر حدیث کو صحیح مان کر مقدم کرتے ہو تو اسکے کیا معنی نہ ہوئے کہ خدا کا کلام غلط ہے؟

اب باقی رہیں دو صورتیں یعنے افترا یا شیطانی الہام۔ سو ان دو صورتوں میں سے کسی ایک کو بھی اہل تم غیر مبالغین یا احسن المناظرین زبان سے نہیں کہتے دل میں اگر مانتے ہو تو اعتبار نہیں جب تک زبان حرم یا زبان قلم سے نہ کہو پس پہلی صورت ماننے پر پھر حدیث کو وحی پر مقدم کرنے والے خدا کی فرمودہ کلام کو غلط قرار دینے والے ٹھہرتے ہیں اور یہ انکی جہالت ہے۔

حدیث کی روایت

احادیث نبویہ (سوائے چند حدیثوں کے جسقدر بھی ہیں وہ سب روایت بالمعنی ہیں یعنے جو بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ ایسے راویوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اپنے لفظوں کو لوگوں کے سامنے بیان کیا نہ کہ رسول کریم صلعم کے الفاظ ہیں اسلئے بہت سی حدیثوں میں غلطی لگی۔

مثلاً ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبار اپنا قدم دوزخ میں رکھیگا۔ اب لفظ جبار کے مفہوم نکلتے تھے۔ جبار بمعنے سرکش جیساکہ آیت ان اللہ لا یحب کل متکبر جبار۔ اور دوسرے جبار بمعنی خدا ہی جیساکہ آیت المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر اب جو روایت کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ حدیث بھی بیان ہوئی تو ایک شخص جس نے رسول کریم سے یہ حدیث سنی تھی اور جبار سے بجائے سرکش کے اللہ تعالےٰ مراد سمجھا تھا جب لوگوں کے سامنے یہ بات بیان کرنے لگا تو بجائے جبار کے اس نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے رسول کریم صلعم سے سنا تھا کہ قیامت کے دن اللہ اپنا قدم دوزخ میں رکھیگا غرض احادیث روایت بالمعنی ہیں اسلئے ممکن ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہیں اور رسول کریم صلعم نے وہ لفظ بولکر ایک معنے مراد لئے ہوں مگر سننے والے نے جب وہ حدیث لوگوں کے سامنے بیان کی تو اسنے اس لفظ کے دوسرے معنی سمجھ کر اسکا مترادف لفظ بولدیا۔ لیکن حضرت اقدس علیہ السلام کے الہامات روایت بالمعنی نہیں۔ بلکہ وہ بعینہٖ الفاظ خداوندی ہیں اسلئے انہی حضرت اقدس کی وحی مقدم ہے احادیث سے کیونکہ اسکے متعلق ہم یقینی طور سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ بعینہٖ الفاظ خداوندی ہیں۔ الّا احادیث کے متعلق یقینی وثوق سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ موجودہ حدیث کی کتابوں میں احادیث کے وہی الفاظ ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے نکلے تھے۔

حدیث میں غلطی کا احتمال ہے

ہم ان مدعیان فضیلت اور دشمنان رسالت سے پوچھتے ہیں کہ تم جو کہتے ہو کہ حدیث مقدم ہے وحی پر پہلے یہ تو بتاؤ کہ حدیث سے تمہاری مراد کیا ہے؟ آیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا واقعی قول حدیث ہے یا حدیث سے مراد وہ عام روایات ہیں جو بخاری و مسلم وغیرہ میں منقول ہیں اگر پہلی شق تسلیم کرتے ہو تو پھر حدیث میں اور حکم ربانی کی وحی میں تناقض ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ جو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ کبھی بھی اس کلام کے خلاف نہیں ہو سکتی جو اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا اور اگر حدیث سے مراد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف وہ روایات ہیں جو کتابوں میں درج ہیں تو بتاؤ کہ انمیں غلطی کا احتمال ہے یا نہیں اگر غلطی کا احتمال نہیں تو پھر کیوں کہا جاتا ہے کہ قرآن مقدم ہے حدیث پر اور قرآن کے مخالف حدیث کو چھوڑ دینا چاہئے جبکہ حدیث میں غلطی کا احتمال ہی نہیں اس سے صریح معلوم ہوگیا کہ حدیث میں غلطی کا احتمال ہے۔ تبھی تو قرآن کو حدیث پر مقدم کیا جاتا ہے پھر ایسے احتمال والے کلام کو اُس کلام پر جسمیں احتمال ہی نہیں کہ شاید خدا کا کلام نہ ہو اور شیطانی یا افترا ہو مقدم کر سکتے ہیں؟ فافہم وتدبّر

عجیب مکالمہ اب اس بحث کو ہم سوال وجواب کی صورت میں بطور مکالمہ حل کرتے ہیں۔

سوال۔ حدیث کیا ہے؟

جواب۔ محمد صلعم کے منہ کا کلام

سوال۔ مسیح موعود کا الہام کیا ہے؟

جواب۔ خدا کے منہ کا کلام

س۔ رسول صلعم نے وہ کلام کس کے آگے بیان کیا۔

ج۔ صحابہ کے آگے جو ہر فہم ودانش والے تھے

س۔ خدا نے اپنا کلام کس کے آگے بیان کیا

ج۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے آگے جو تمام امت محمدیہ سے افضل واکرم ہے

س۔ رسول کریم کا وہ قول ہمیں کس نے سنایا

ج۔ بخاری ومسلم نے واسطہ در واسطہ راویوں کے ذریعہ جن کے علم وتقویٰ کا حال ہمیں معلوم نہیں

س۔ خدا کا قول ہمیں کس نے سنایا۔

ج۔ بلاواسطہ مخاطب ہم یعنی مسیح موعود علیہ السلام جیسے اتقی ترین مہدی معہود نے۔

س۔ رسول کریم صلعم کا قول بعینہٖ انہی الفاظ میں ہم تک پہنچا جو آنحضرتؐ نے فرمائے تھے۔

ج۔ ہرگز نہیں بلکہ روایت بالمعنی کے طور پر

س۔ خدا کا کلام ہم تک کن الفاظ میں پہنچا بالمعنی یا باللفظ۔

ج۔ خدا کا کلام بعینہٖ انہی الفاظ میں جو خدا نے فرمائے تھے ہم تک پہنچا ہے۔

س۔ روایات میں صحیح۔ حسن۔ مرسل۔ ضعیف۔ موضوع۔ منقطع وغیرہ اصطلاحات کا جھگڑا ہے یا نہیں؟

ج۔ ہے

س۔ مسیح موعود کے الہام میں موضوع بناوٹی ضعیف وغیرہ کا کوئی تفرقہ ہے۔

ج۔ ہرگز نہیں

اب بتاؤ کہ کس طرح ایک ایسا شخص جو مسیح موعود کے الہامات کو دل سے خدا کا کلام اور بعینہٖ خدا کے الفاظ سے اپنے تک پہنچنے کا یقین رکھتا ہو۔ حدیث سے مؤخر مان سکتا اور حدیث کو اس پر مقدم کر سکتا ہے اور فرقوں کو تو جانے دو صرف تین فرق لے لو (۱) حدیث رسول اللہ صلعم کا قول ہے اور حضرت اقدس کا الہام خدا کا قول (۲) رسول کریم صلعم کے قول کے راوی صحابہ رضؓ ہیں اور خدا کے قول کا راوی خود مسیح موعود ہے (۳) رسول صلعم کا قول ہم تک بیسیوں واسطوں سے پہنچا ہے اور خدا کا قول بلاواسطہ خود کلام کے اصل مخاطب ہم مسیح موعود مہدی معہود جری اللہ فی حلل الانبیاء نے ہمیں سنایا اس طرح دیکھ لو کہ کہنے والا (خدا) کہنے والے (رسول صلعم) سے افضل راوی الہام (مسیح موعود) حدیث کے (صحابہ رضؓ) راویوں سے افضل واسطہ الہام کے سننے کا حدیث کے تمام واسطوں سے افضل پھر حدیث کس طرح مقدم ہو سکتا ہے؟ بیّنوا بالدلیل المحکم

حدیث ظنی ہے اور الہام یقینی

پھر منکرین خلافت سے آپ کہیں کہ قرآن کریم اور رسول خدا صلعم کا قول تو کبھی آپس میں متناقض نہیں ہو سکتا اور نہ فریقین (مبایعین وغیر مبایعین) سے کوئی اسکو تسلیم کرتا ہے کیا کوئی منکر خلافت یہ مان لیگا کہ واقعہ میں جو قول دراصل رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قرآن مجید کے خلاف ہو سکتا ہے ہرگز نہیں لیکن پھر جو ہم کہا کرتے ہیں کہ قرآن کریم مقدم ہے احادیث پر تو اسکے یہی معنی ہیں نا کہ اگر قرآن مجید کی کوئی آیت کسی اس حدیث سے جو رسول صلعم کی طرف کتابوں میں منسوب ہو متناقض ہو۔ تو ہم قرآن کریم کو مقدم کرینگے اور حدیث کو چھوڑ دینگے لیکن اس خیال سے نہیں کہ یہ رسول صلعم کا قول ہے اور وہ آیت خدا کا کلام یا یہ کہ رسول صلعم کا قول بمقابلہ خدا کے کلام کے کوئی چیز نہیں بلکہ اسکو اس خیال سے چھوڑینگے کہ چونکہ یہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے اسلئے یہ رسول صلعم کا قول ہی نہیں ہو سکتا محض راویوں کی غلط فہمی یا غلط بیانی ہے غرض حقیقتاً تو رسول صلعم کے قول اور خدا کے قول میں اختلاف ناممکن ہے البتہ راویوں کی غلط فہمی وغیرہ باہمی اختلاف کا موجب ہو سکتی ہے اور ہو گئی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کے کسی الہام اور کسی منقول حدیث میں اختلاف اور تناقض ہو تو کوئی شخص یہ نہیں کہیگا کہ رسول صلعم کے قول (حدیث) میں اور مسیح موعود پر نازل شدہ خدا تعالےٰ کے کلام (الہام) میں دراصل اختلاف ہے بلکہ اس اختلاف وتناقض کو دیکھکر دو ہی صورتیں قرار دینی ہونگی۔

(۱) حدیث کو مقدم کر لیا جائے اور کہا جائے کہ یہ حدیث واقعہ میں رسول کریم صلعم کا قول ہے مگر یہ الہام مسیح موعود کا نہیں۔ یا یہ کہ (۲) مسیح موعود کے الہام کو مقدم کیا جائے اور کہا جائے کہ یہ مسیح موعود کا واقعہ میں الہام ہے جو خدا سے ان کو ہوا اور یہ حدیث چونکہ خدا کے قول یعنی مسیح موعود کے الہام کے خلاف ہے اسلئے رسول صلعم کا قول ہی نہیں

ان مندرجہ بالا دو صورتوں میں سے پہلی تو ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ کون شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ حدیث واقعہ میں رسول کریم صلعم نے فرمائی ہے اور یہ الہام مرزا صاحب کا نہیں ہے کیونکہ تمام الہامات تو ہمنے اپنے کانوں سے مسیح موعودؑ کی زبان مبارک سے سنے اور انکی کتابوں میں جو خود حضور نے تصنیف فرمائی ہیں درج ہیں اور سب یقینی ہیں لیکن حدیثوں کے متعلق ہم کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ واقعہ میں رسول کریم صلعم کے الفاظ ہیں منقول ہیں غرض تناقض کے موقعہ پر حدیث کو چھوڑ دینے کے یہ معنی ہونگے کہ یہ حدیث رسول کریم صلعم کا قول ہی نہیں مگر جی کو چھوڑ دینے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ یہ الہام مسیح موعود کا نہیں حالانکہ کوئی الہام ایسا نہیں جو یقینی طور پر ہمنے خود نہ سنا ہو اور حضرت اقدسؑ نے اپنے دست مبارک سے نہ قلمبند فرمایا ہو۔

(باقی دوسرے نمبر میں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی مخالفین

بیان اناجیل موجودہ

مصنفان اناجیل جن لوگوں نے چاروں انجیلیں جو اسوقت ہمارے سامنے ہیں تصنیف یا تالیف کی ہیں۔ وہ چار مؤلف ہیں جنکے نام یہ ہیں۔ متی۔ مرقس۔ لوقا یوحنا۔ اب ہم ان سب کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہیں

متی عرف لیوی بن حلفا یا الفی ساکن جلیل پیشہ وصولی خراج اور اصل متی کی انجیل عبرانی میں لکھی گئی تھی۔ اور ۳۲ آدمیوں کے نام تفسیر ہارن میں درج ہیں۔ جو اسکے عبرانی لکھے جانیکے گواہ ہیں دیکھو ہارن کی کتاب مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۴ و تفسیر ڈائلی ورجسٹرڈ مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد ۳ صفحہ ۱۔ زمانہ تالیف اس انجیل کا حسب ذیل مختلف ہے ۳۷ء یا ۳۸ء یا ۴۳ء یا ۴۸ء یا ۶۱ء یا ۶۲ء یا ۶۳ء یا ۶۴ء غالباً اسکا ترجمہ یونانی میں بقول اتھنی سلش مندرجہ کتاب لارڈ ڈرنر ۱۸۲۹ء جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ یعقوب برادر قبی نے کیا۔ انجیل متی کے اندرونی حوالے بعض اس قسم کے ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ انجیل متی کی تالیف نہیں اور وہ حوالہ مختصراً یہ ہیں۔

(۱) نسب نامہ غلط درج ہیں (۲) متی کا نام اسمیں ایسے طرز پر آیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس انجیل کا مصنف جو کوئی دوسرا شخص ہے وہ متی کا ذکر کر رہا ہے دیکھو متی ۹ باب ۹ آیت "پھر جب یسوع وہاں سے آگے بڑھا تو متی نامے ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اسسے کہا میرے پیچھے آ وہ اٹھ کے اسکے پیچھے چلا۔ ۱۰ باب ۳ آیت۔ اور محصول لینے والا متی حلفہ کا بیٹا"

(۳) کوئی معتبر شہادت آجتک ایسی نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ واقعی متی نے ہی یہ انجیل لکھی تھی۔ کل ثبوت قیاسی ہیں مثلاً کوئی شہادت صدی اول کی ہونی چاہیئے کہ کن لوگوں نے متی کو انجیل لکھتے دیکھا۔ یا یہ انجیل مروجہ صدی اول میں مروجہ تھی؟

اکثر عیسائی صاحبان ایسی شہادت میں ان بعض بزرگوں کی تحریریں پیش کرتے ہیں جو اسوقت زندہ تھے۔ اور ان تحریروں میں کوئی جملہ یا کوئی مضمون متی کی انجیل مروجہ کے کسی جملہ سے ملجاتی ہے حالانکہ یہ شہادت محض قیاسی ہے نہ کہ یقینی کیونکہ

(الف) ان تحریروں میں یہ نہیں لکھا کہ یہ جملہ متی کی انجیل سے نقل کیا ہے یا یہ مضمون لوقا کی انجیل میں ہے یا مرقس اور یوحنا نے کہا ہے بلکہ عموماً مسیح کی طرف منسوب کرکے نقل کیا ہے اس سے تو ان کا ان اناجیل کو دیکھنا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جن کی طرف یہ کتابیں منسوب ہیں انہیں کا لکھا اور تصنیف کرنا ثابت ہو

(ب) حواریوں کی تعلیم زبانی ہوتی تھی اور مسیح کے بعض کلمات اعمال حواریین اور مشائخ قدیم کی تحریروں میں ایسے منقول ہیں۔ جو ان چاروں اناجیل میں نہیں۔ اسی طرح وہ جملے اور مضمون بھی زبانی روایت سے ان تحریروں میں درج ہوئے نہ ان اناجیل سے۔ پس یہ انجیل متی حواری کی تصنیف سے نہیں کیونکہ اسکی کوئی سند متصل از آں دم تا ایندم موجود نہیں ہے۔

اناجیل الہامی نہیں متقدمین عیسائیوں سے یہ برابر لکھا چلا آتا ہے کہ حواریوں کی ہر ایک تحریر و تقریر الہامی نہیں ہے چنانچہ

پادری عماد الدین ہدایت المسلمین ۱۸۷۷ء کے صفحہ ۱۷۷ پر نسب نامہ متی اور لوقا کو الہامی نہیں قرار دیتا۔

ریس نے سائیکلو پیڈیا کی ۱۹ جلد میں انجیلوں کو غیر الہامی قرار دیا۔

میکالس نے نامہ ہائے کو الہامی انجیلوں کو اور اعمال کو غیر الہامی قرار دیا۔ دیکھو ریس کی انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی جلد ۱۱ میں جیروم۔ گروٹیس۔ ازارمس۔ پروکوپیس اور بہت سے دیگر علماء کہتے ہیں کہ کتب مقدسہ کا ہر قول الہامی نہیں ہے۔

ڈاکٹر پیلی اپنی کتاب میں مسائل کو الہامی دلائل کو غیر الہامی قرار دیتا ہے۔ علاوہ ازیں متی کی عبرانی انجیل جو گم ہے اور پتہ نہیں کہ موجودہ ترجمہ یونانی کس نے کیا پھر کیونکر موجودہ انجیل الہامی قرار پا سکتی ہے حالانکہ ابھی تک اسکا متی سے تحریر ہونا بھی ثابت نہیں ہوا۔

علیٰ ہذا القیاس انجیل یوحنا بھی گمنام ہے جیمبرس انسائیکلو پیڈیا جلد ۵ مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۸ء سان گاسپل میں لکھا ہے کہ ابتدا میں ایک اصلی تحریر عبرانی تھی۔ اور اسکی پہلی نقل سنٹ متی کے استعمال میں تھی اور دیگر نقل متغیرہ لوقا کی اور تیسری وہ نقل جو دونوں نقل مذکورہ سے لی گئی تھی۔ سینٹ مرقس کے استعمال میں تھی اور چوتھی وہ جو بنی اور لوقا دونوں کے استعمال میں تھی اسی طرح مارش۔ اکھارن۔ لیکلرک۔ کوپ۔ میکیلس لیسنگ بھی اصل نسخہ کے عبرانی ہونیکے قائل ہیں جواب مفقود ہے۔

ماسوا اسکے خود انجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کے وقت میں انجیل موجود تھی دیکھو مرقس باب اول آیت ۱۴-۱۵ "توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ"

یوحنا زبدی کا بیٹا ساکن جلیل پیشہ ماہی گیر انجیل یوحنا اسکی طرف منسوب ہے جو ۹۷ء یا ۹۸ء میں تصنیف ہوئی۔ مگر دراصل اسکی تصنیف میں بوجوہات ذیل:۔

(۱) یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۴ یہ وہ شاگرد ہے جس نے ان باتوں کی گواہی دی اور ان باتوں کو لکھا اور ہمکو یقین ہے کہ اسکی گواہی سچ ہے"۔

(۲) برشینڈر۔ اسٹاولن اور فرقہ الوجین اس انجیل سے معہ نامجات یوحنا کے قطعی انکاری ہیں۔

(۳) جب دوسری صدی عیسوی میں اس انجیل سے انکار بلیغ کیا گیا تو ان کے جواب میں ارنیوس نے یہ نہیں کہا کہ پولیکارپ سے مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہے۔ حالانکہ ارنیوس پولیکارپ کا شاگرد ہے اور پولیکارپ یوحنا کا مرید اور ہمعصر اگر کہو کہ ارنیوس نے اسکو یوحنا کی تصنیف مانا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ پولیکارپ جو اسکا استاد اور یوحنا کا مرید ہے اسنے ہی جبکہ اپنی تحریر میں اسکا ذکر نہیں کیا تو ارنیوس کی جانب اس قول کی نسبت غلط ہے

(۴) پاپیاس ہرنیاس کلیمنٹ۔ اگنالیش چاروں یوحنا کے ہمعصر ہیں۔ پاپیاس اور گناسیش خاص یوحنا کے شاگرد اور ساتھی ہیں انکی کلام سے ضروری تھا۔ کہ اس انجیل کا ثبوت ملتا۔ یوسی۔ بی اسنے پاپیاس کی باتوں کا انتخاب کیا ہے مگر اسمیں کہیں انجیل یوحنا کا ذکر نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) یوحنا ۲۱ باب ۲۰ آیت - تب پطرس نے پھر کے اس شاگرد کو جسے یسوع پیار کرتا تہا اور جسنے رات کو اسکے سینہ پر جھک کے پوچھا کہ وہ کون ہی جو تجھے گرفتار کراتا ہی - پیچھے آتے دیکھا

(۶) یوحنا ۲۰ باب ۲ آیت - تب وہ شمعون پطرس اور دوسرے شاگرد کے پاس جسے یسوع پیار کرتا تہا دوڑی آئی ۳ اور پطرس اور وہ دوسرا شاگرد نکلے ۴ - یہ دوسرا شاگرد پطرس سے بڑھ گیا - ۸ تب دوسرا شاگرد بھی جو قبر پر پہلے آیا تہا - اندر گیا"

(۷) یوحنا ۲۱ باب ۲ آیت - بندی کے بیٹے اور اسکے شاگردوں میں سے اور دو اکٹھے تھے ۷ اسلئے اس شاگرد نے جسے یسوع پیار کرتا تہا پطرس سے کہا کہ یہ خداوند ہی"

(۸) یوحنا ۱۹ باب ۲۶ آیت - یسوع نے اپنی ماں کو اور اس شاگرد کو جسے یسوع پیار کرتا تہا - پاس کھڑے ہوئے دیکھکر اپنی ماں کو کہا کہ اے عورت دیکھ یہ تیرا بیٹا - پھر اس نے اس شاگرد کو کہا دیکھ یہ تیری ماں اور اسی گھڑی سے اس شاگرد نے اسے اپنوں میں شامل کیا"

مندرجہ بالا تمام حوالہ جات میں "اس شاگرد" سے اور جسے "یسوع پیار کرتا تہا" سے مراد یوحنا ہی جسکی طرف یہ انجیل منسوب ہے - مگر کسی جگہ اس شاگرد کے سوا ایسے کلمات سے یوحنا کا ذکر نہیں پایا جاتا - جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل یوحنا ہی اس انجیل کا مصنف ہے یہ سب جملے ایسے ہیں جنمیں لکھنے والا کوئی دوسرا شخص ہے اور وہ یوحنا حواری کا ذکر بصیغہ غائب کرتا ہے لگر یوحنا اسکا مصنف ہوتا تو اس طرح اپنا ذکر بطور غائب کے نہ کرتا - بلکہ صاف لکھتا کہ میں وہ شاگرد ہوں جسے یسوع پیار کرتا تہا - اور مجھے مسیح نے اپنی ماں مریم کے پاس کھڑے دیکھکر مجھے اسکا بیٹا اور مریم کو میری ماں بنایا وغیرہ وغیرہ - اسلئے

اسٹاڈلن انجیل یوحنا کو مدرسہ اسکندریہ کے کسی طالب علم کی تصنیف بتلاتا ہی دیکھو ہر لڑکی کی کتاب جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۴۴ء صفحہ ۲۰۵

مرقس تا حال جس نے یہ انجیل لکھی بہت معلوم نہیں لیکن اکثر سمجھتے ہیں یہ وہی ہے جس کا ذکر کئی بار انجیل میں آیا - وہ آپ رسول نہیں مگر بعضے بزرگ قدیم کہتے ہیں کہ وہ مسیح کے ستر شاگردوں میں سے تہا لیکن اسمیں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ پطرس اسے اپنا بیٹا کہتا ہے (پطرس پہلا ۵/۱۳) جس سے گمان ہی کہ وہ پطرس کے ہاتھ پر عیسائی ہوا - دیکھو دیباچہ تفسیر اسکاٹ جلد اول صفحہ ۲۳۹ الہ آباد

یہی ٹھیک معلوم نہیں کہ کسوقت یہ انجیل لکھی گئی تہی لیکن گمان غالب ہے کہ اسکی تصنیف ۵۶ء اور ۶۳ء کے درمیان ہوئی اور شہر روم میں تصنیف ہوئی - اسکاٹ دیباچہ رومن تفسیر مرقس صفحہ ۲۴۰)

اس انجیل مرقس کے غیر الہامی ہونیکے تو خود عیسائی قائل ہیں کیونکہ یہ نہ حواری نہ رسول نہ اسنے مسیح کو دیکھا بلکہ بعد وفات حضرت ابن مریم وہ پطرس کے ہاتھ پر عیسائی ہوا پس اسکی انجیل کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں کہ ایک تاریخ بالائیف کسی غیر معروف مجہول الحال کی لکھی ہوئی سمجھی جائے -

لوقا ایسا ہی لوقا کا حال ہی یہ نہ حواری نہ رسول نہ مسیح کے دیکھنے والوں سے بلکہ پولوس کے ہاتھ پر عیسائی ہوا اور پولوس نے ہی حضرت مسیح کا زمانہ نہیں پایا بعد واقعہ صلیب پولوس نصرانی ہوا پس یونانی انجیل بہی حسب اقرار نصاریٰ الہامی نہیں ہے چنانچہ میزان الحق مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۵۴ فصل ۳ باب اول میں پادری فنڈر صاحب اقبالی ہیں کہ مرقس لوقا و اعمال الہامی نہیں خود لوقا اپنی انجیل کے شروع میں لکھتا ہی کہ "میںنے دوسروں سے دریافت کرکے یہ کتاب لکھی ہی -

پس چاروں انجیلیں اس تحقیقات سے غیر الہامی ثابت ہوگئیں باقی اپنے اعمال حواریین سو وہ بہی باقرار پادری فنڈر صاحب نیز اسلئے کہ لوقا کی تصنیف ہیں بدرجہ اولیٰ غیر الہامی ہیں - فتثبت المدعا

ظہور المہدی عنقریب پبلشر ہی عمدہ جلد قیمت ہوگی (المکمل)

گورنمنٹ کا اعلان

ہندوستان سے غیر ممالک میں جانیوالوں کے لئے ضروری ہدایات

۱ - چونکہ ضوابط مجریہ متعلقہ راہداری کی نسبت عام طور پر یورپینوں اور ہندوستانیوں میں کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہی اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہی کہ

(۱) فرانس کو جانے کے لئے راہداری اسوقت تک عطا نہیں کیجائیگی جبتک کہ درخواست کنندہ یہ ظاہر نہ کرسکے کہ اسکو فرانس میں فی الواقعہ کوئی اہم اور ضروری کام درپیش ہی -

(۲) براہ مارسیلیز انگلستان کو جانیکے لئے راہداری نہیں دی جائیگی الا اس صورت میں کہ درخواست کنندہ یہ ظاہر کرسکے کہ اسکے لئے راستہ مذکور سے سفر کرنا نہایت ضروری ہے -

(۳) مشرق بعید امریکہ و جاپان وغیرہ کو جانیکی راہداری کسی شخص کو عطا نہیں کیجائے گی سوائے ان اشخاص کے جن کو وہاں کوئی خاص کام درپیش ہو - اور جنکے گذشتہ حالات کی نسبت کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو -

۲ - اس ضمن میں مشرق بعید کو ترک وطن کرکے جانیوالے ہندوستانی اشخاص کیلئے اس امر کا جاننا مناسب ہوگا کہ راہداری عام طور پر جہاز پر سوار ہونے کے بندرگاہ پر عطا نہیں کیجاتی انکو لازم ہی کہ جملہ صورتوں میں کلکتہ بمبئی یا دیگر بندرگاہوں کو جانے سے پیشتر راہداریاں اس ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر سے درخواست کرکے حاصل کریں جہاں کے وہ رہنے والے ہیں عازم مسافروں کی توجہ ضوابط متعلقہ راہداری کی اس دفعہ کی طرف خاص طور پر منعطف کیجاتی ہے جس کی رو سے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے راہداری عطا ہونے سے پیشتر اس امر کا ثبوت دینا ضروری ہے کہ انہیں وہاں کوئی خاص کام درپیش ہی قاعدہ ہذا کی عدم تعمیل سے اشخاص متعلقہ کو بہت تکلیف و خرچ برداشت کرنا پڑیگا

احباب فاروق کے خریدار مہیا کرنے میں خاص توجہ فرماویں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام پر ایک نظر

مولوی محمد علی صاحب اور رفقا کو کیا العلیم دینی ہیں

۵ دسمبر کے پیغام میں دانوی محمد یٰسین صاحب کا ایک مضمون دارالخلافت دمشق کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کی قوت قدسیہ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو کیا بنا دیا ہے۔ اور ان میں اپنے مرشد ہادی کی محبت کے متعلق کہاں تک ادب باقی رہ گیا ہے آپ پہلے تو تحریر فرماتے ہیں کہ اس فرقہ محمودیہ (یعنی جماعت کے لوگ بچے سے لیکر بوڑھے اور جاہل سے لیکر عالم تک جھوٹ بولنا اپنا اصل فرض منصبی بلکہ شیر مادر سے بھی زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں اور بمصداق پیر جیسا مندے پادے چیلے بھی ٹر کاؤ

پیغام ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء

پھر اس جھوٹ کی ایک مثال دیتی ہے کہ الفضل میں لکھا ہے حضرت خلیفہ اول خلیفہ ثانی کو مصلح موعود سمجھتے تھے حالانکہ رسالہ پسر موعود میں حضرت مولانا کی تحریر کا عکس دیا جا چکا ہے جس سے بالوضاحت ثابت ہے کہ آپ فی الواقع پسر موعود یعنی مصلح موعود سمجھتے تھے لیکن شخص کہہ سکتا ہے کہ یہاں لفظ پسر موعود کا ہے مگر اسے خیال کرنا چاہئے کہ جس رسالہ کی وہ تصدیق کرتے ہیں اس میں آپ کو بہت سے قرآن و دلائل سے مصلح موعود ہی ثابت کیا گیا ہے اور جس قدر حوالے دیے گئے ہیں مصلح موعود ہی کے ہیں علاوہ ازیں خود حضرت اقدس نے ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں مصلح موعود کے لئے پسر موعود کا لفظ استعمال کیا ہے اگر پسر موعود سے مراد خاص مصلح موعود نہ تھا تو موعود کے دوسرے صاحبزادے بھی ہیں۔ اس خصوصیت سے نور پر کی معاد اور سبز اشتہار ۶ فروری ۱۸۸۷ء والے اشتہارات کے حوالے کیوں دیئے جاتے اور حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول کیوں فرماتے کہ ہم ان کا (حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب) کلام خاص طور سے ادب کرتے ہیں حیکہ اور فرزندان مسیح موعود بھی موجود تھے۔

پھر پیغام حضرت میر ناصر نواب (جو حضرت اقدس مسیح موعود کے باپ کی بجائے اور جائے ادب ہیں) کے متعلق چھاپتا ہے۔

اس پر پایہ غور کے اکاذیب کا شمار تو میرے مقدور سے باہر ہے قیاس فرمائیے ایک غیر احمدی سے بھی اس بے جا بیانی اور درندہ دہنی کی امید ہو سکتی ہے۔ آگے چل کر جو لکھا ہے میں تو اس کا ذمہ دار مولوی محمد علی صاحب کو سمجھتا ہوں گویا یہ دانوی نے نہیں لکھا بلکہ خود مولوی صاحب موصوف ہی کا یہ عقیدہ ہے ملاحظہ ہو۔

"جس طرح شامی دمشق پر دوسرا خلیفہ یزید تھا یہاں بھی اس دمشق میں دوسرا ہی خلیفہ یزید از روئے حدیث نبوی والہام مسیح موعود اور واقعات چشمدیدہ سے کہلایا اور جس طرح پہلے یزید کا باپ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ تھا ایسا ہی یزید ثانی (یعنی حضرت مرزا محمود احمد صاحب) (فاروق) کا باپ (حضرت مسیح موعود مہدی اللہ فی جلال اللہ) (فاروق) بھی خلیفہ تھا۔ اور جس طرح پہلے یزید کی خلافت میں ایک خلیفہ علی کے بیٹے (امام حسین) کی جان ضائع ہوئی ویسے ہی اس خلافت کے ایام میں بھی ایک خلیفہ برحق کے بیٹے (عبدالحی) کی جان ضائع ہوئی۔"

ناظرین اس عبارت کو پڑھ کر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رفقا میں جو سپرٹ پیدا کی۔ اور جن خیالات کے وہ حامل ہیں ان کو معلوم کریں وہ جسے خدا نے اپنے کلام میں اولوالعزم اور حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر فرمایا (اور یہ پیشگوئی ایسی یقینی ہے کہ خود مولوی محمد علی صاحب بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے بلکہ اقرار کیا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے حق میں ہے) اسے یزید کہا۔ جاتا ہے پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح موعود کو معاویہ کی پوزیشن دی اور حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین کو علی بنایا ہے۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اصل حق تو مولانا نورالدین کا تھا مگر حضرت اقدس نے ان کے خلاف (نعوذ باللہ) بغاوت کی جب ہی تو یعنی و طعنی فرمایا پھر ہم پر ایک ایسا الزام لگایا جس کا فیصلہ کسی کمرہ عدالت میں ہی ہوگا۔ ہمارے امام کو اور ہمیں یزید کی مانند ایک نفس کا قاتل قرار دیا ہے لکھنے والا دریدہ دہنی میں بڑھا ہوا تھا۔ تو جہاں نے والے ہی خیال کر لیتے کہ یہ نقرہ کیا چھپنے لگا ہے۔

امید ہے اپنی ذمہ داری کا اچھے طرح موازنہ کر لیا ہوگا جس کا علم انہیں خدا نے چاہا تو ہوہی جائیگا ہم صبر کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے یہ توفیق پاتے ہیں کہ اس کے مقابل کچھ نہ کہیں۔

پھر اس شخص کی واقفیت حضرت اقدس کے کتب سے ملاحظہ ہو۔

لکھتا ہے کہ

اگر کوئی محمودی حقیقۃ الوحی کی وہ عبارات پیش کرے کہ نبوت کا خطاب پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں پہلے غوث اور قطب اس کے مستحق نہ تھے تو ان کو کہدو کہ مرزا صاحب نے اولیاء قطب اور غوث لکھا ہے۔ نہ کہ مجددین و مامورین خدا جنکے الہامات میں صریحاً الفاظ نبی اور رسول موجود ہیں۔

آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ نکال کر ملاحظہ کریں وہاں لکھا ہے اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اسقدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ بھی نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ اب بتائو آپ مانیں کہ مجددین و مامورین صلحاء۔ نہیں ہوتے یا تسلیم کریں کہ حضرت مسیح موعود نے مجددین و مامورین کے نبی ہونے سے صاف انکار کیا ہے۔

دوم اور فرماتے ہیں دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ تمام لوگ سے بھی ظاہر ہے کہ آپ کسی مجدد یا مامور کو امت محمدیہ سے نبی کے خطاب کا مستحق نہیں سمجھتے۔

سوم آپ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں میں نبی اور ایک بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اور کوئی نبی امت محمدیہ میں نہیں۔

چہارم۔

فرماتے ہیں جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا اب بتائیے کہ آپ مجددین و مامورین اولیاء ہونے ہیں یا نہیں۔ اگر ہوتے ہیں تو اس نعمت میں شامل ہیں۔ اگر نہیں ہوتے تو مجدد کیسے ہوئے۔ جنکو درجہ ولایت بھی حاصل نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں۔

شیخ کو سو برس تک نبوت ملی میں کسی شخص کو آج تک نبوت میرے یہ لعنت عطا نہیں کی گئی

یہاں ۱۳۰۰ برس سے مدت کی تعیین فرمادی اور ۔ کسی شخص سے ہر مجدد و مامور کے نبی ہونے کی نفی فرمادی ۔ اب بتاؤ کہ تم کس منہ سے دوسرے مامورین و مجددین امت محمدیہ کو نبی اور رسول کہتے ہو۔ جبکہ یہ نبوت کسی شخص کو بھی بجز مسیح موعود کے نہیں ملی۔

ششم تذکرۃ الشہادتین میں حضور نے صاف لکھا ہے کہ۔

پہلے بہت سے خلفاء کو یہ بات ختم نبوت ہی جاتی اور ان کا نام نبی ہی کہا جاتا ۔ اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جاتا ۔ پس اگر تم مجددین و مامورین کو خلفاء نبی کریم مانتے ہو۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ان کو نبوت کا مرتبہ نہیں دیا گیا۔

فاروق کی رپورٹ

نامہ قاسم۔ کے

حوصلہ افزا جوابات ہمدردان فاروق دمخلصین سلسلہ کیطرف تا ایندم موصول ہو رہے ہیں چند ایک خطوط گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ باقیماندہ حسب گنجایش انشاء اللہ وقتاً شائع ہوتے رہینگے خادم سلسلہ اڈیٹر فاروق کی ہر طرح ہمدردی و حوصلہ افزائی میں احباب سلسلہ نے بڑھ بڑھ کر قدم رکھا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جدید خریداران کی درخواستیں بھی دمبدم سلسلہ کی تحریک سے آرہی ہیں۔

اور خدا کے فضل سے اسوقت تک ۴۶ درخواستین مریان فاروق نے اپنی پوری کوشش سے بھجوائیں ہیں اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ اور نیک اجر عطا فرماوے۔ جنھوں نے دامی درمے اور جدید خریداروں کی فراہمی میں اپنی ہمت سے بڑھکر حصہ لیا ہے ان میں سے خصوصیت کے ساتھ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی اور الطاف حسین صاحب اچکولی والے اور شیخ جان محمد صاحب سوداگر جرم سیالکوٹی اور بابو نور محمد صاحب سکریٹری میونسپلٹی کمیدان و میاں عبداللہ صاحب سوداگر کمیدان اور بابو عبدالکریم صاحب کلرک رحمت ۱۲۲ چہاؤنی ملتان اور مولوی ابوالحمید صاحب پرہنی و شیخ فضل کریم صاحب حیدرآباد دکن قابل شکریہ ہیں جنہوں نے فاروق کی امدادیں اپنے حبیبوں سے حسب حیثیت امدادی چندہ عطا فرمایا فجزاہم اللہ احسن الجزاء اور قدیم خریداروں کا بھی یہ عاجز بہت شکر گذار ہے کہ انہوں نے سال دوم کے دی پی سالانہ اور بیچارہ ماہ کے وصول فرما کر حق امداد عطا فرمایا اللہ تعالیٰ ان سبکو جزاء خیر دے آمین۔

جدید خریداران

گذشتہ اشاعت میں ۳۱ خریداران کی فہرست دی گئی تھی اس کے بعد ۱۵ جدید خریدار موصول ہوئے پس اس طرح پر اول و دوم سال ملا کر ۴۶ ہوئے۔ سید محمد شاہ صاحب فتح پور ۲ خریدار۔ ماسٹر قادر بخش صاحب ہوشیار پور ۲ خریدار۔ فیروز الدین صاحب علیپور ۲ خریدار۔ محمد اکبر خان صاحب ڈیرہ غازی خاں ۲ خریدار۔ حاکم علی خان صاحب ذمیدار جہالنی ایک خریدار۔ منشی محمد الدین صاحب پٹھال یک خریدار۔ چودھری مرزا خان صاحب چک نمبر ۱۰۲ یک خریدار۔ صاحب علی صاحب سوداگر مگوی یک خریدار مولوی علی بہادر صاحب مدرس ایبٹ آباد یک خریدار۔ چودھری محمد علی صاحب کوتلی یکی یک خریدار بطور خود یک خریدار۔

زائد چندہ دینے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے تین روپیہ سالانہ چندہ کی بجائے زائد چندہ عطا فرمایا۔ منشی عبدالخالق راجن پور للعہ۔ ماسٹر فتح محمد صاحب پاک پٹن للعہ۔ منشی سکندر علی صاحب اوورسیر کلیانپور للعہ۔ ماسٹر محمد پریل صاحب سکرنڈ للعہ منشی قطب الدین صاحب تانونگ شاہ صدر دین للعہ۔ بابو محمد حسین صاحب اوورسیر کالا باغ للعہ۔ بابو نواب دین صاحب ممتن نمبر ۲۲ مخابی للعہ۔ شیخ محمد ممتاز حسین صاحب ممتن ایکسٹرا سیالکوٹ للعہ۔ سردار شیر بہادر خان صاحب ڈیرہ غازیخان للعہ۔ منشی غلام صاحب سب انسپکٹر لاہور للعہ۔ بابو قاسم علی صاحب خازی گھاٹ للعہ۔ منشی صدر الدین صاحب راولپنڈی للعہ۔ خانصاحب ذوالفقار علی صاحب رامپور۔ شیخ فضل کریم صاحب حیدرآباد دکن۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

سیرت مسیح موعود۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح خود اپنے دست مبارک سے قلمبند فرمائی ہے۔ جسے دفتر ریویو آف ریلیجنز نے اردو انگریزی میں چھپوانے کا انتظام کیا ہے اردو میں تو تیار ہو گئی ہے۔ انگریزی میں کچھ دیر بعد تیار ہو گی اس کتاب کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خود اس کا نام اور یہ کہ کسنے اسے قلمبند کیا ہے کافی دلچسپی کا باعث ہے اور گو اس سے پہلے بعض احباب نے حضرت مسیح موعود کے سوانح قلمبند کیے ہیں مگر اس کی ضرورت اور اہمیت اسکے پڑھنے سے معلوم ہو گی۔ کہ حضرت صاحب نے ایک دلچسپ مگر نرالی طرز تربیت سے اسے بنایا ہے۔ اور بعض ایسے معلومات درج کئے ہیں جنکا علم حضرت خلیفۃ ثانی کو ہی ہو سکتا تھا۔ اور دوسری تصنیفوں میں وہ معلومات نہیں پائی جاتیں قیمت علاوہ محصول ڈاک ۵ ہے۔ توجہ گرامی کا غذ ہتھوڑی کاپیاں چھپوانی ہیں احباب جلد درخواست بھیجکر دفتر ریویو سے طلب کریں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

پنجاب